بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَالَّذِینَ یُؤْذُونَ رَسُولَ اللّٰہِ لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیمٌ.

جو لوگ اللہ تعالیٰ کے حبیب کو ایذا (دُکھ) دیتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے

فضائل سیّدہ آمنہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

تصنیف:

حضرت علامہ الحاج مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

ناشر

تحریک تبلیغ الاسلام (رجسٹرڈ)

سیکنڈ فلور، بی سی ٹاور 54 جناح کالونی فیصل آباد، فون: 2602292

www.tablighulislam.com

حرف آغاز

بسم اللہ الرحمٰن االرحیم.

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین .امابعد!

گزشتہ دنوں بعض اخباروں میں ایک مضمون شائع ہوا جس میں محترم سید محمد اخلاق صاحب زید شرفہ کا چشم دید واقعہ کہ سید العالمین ،شفیع المذنبین ﷺ کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کے مزار مبارک کو بلڈوز کردیا گیا ہے اور ساتھ ہی یہ واقعہ کہ ایک بدبخت نجدی نے یہاں تک کہہ دیا کہ تم کس کافرہ عورت کی قبر پر فاتحہ پڑھتے ہو(العیاذ باللہ العیاذ باللہ) یہ پڑھ کر یقیناً ہر ایماندار کا دل دکھا بلکہ اکثر اہل ایمان آب دیدہ ہوئے آنسوؤں سے داڑھیاں تر ہوئیں فقیر کو بھی غیرتِ ایمانی نے قلم اٹھانے پر مجبور کیا۔ اپنے مسلمان بھائیوں کی خدمت میں عرض ہے کہ مندرجہ ذیل مضمون کو اپنے آقا رحمتِ کائنات ﷺ کے ساتھ محبت وعقیدت کی نظر سے پڑھیں۔

(قاعدہ)

جس زمانے میں کسی نبی کی دعوت وتبلیغ نہ ہو اس کو فترت کا زمانہ کہا جاتا ہے اور اہلِ فترت کی بخشش کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ شرک سے بت پرستی سے بچے رہیں۔ اس قاعدہ کی رو سے رحمتِ کائنات ﷺ کے والدین کریمین کا زمانہ فترت کا زمانہ تھا اور اس میں کسی کو انکار اور اختلاف نہیں ہے۔ رہی دوسری بات کہ حبیبِ خدا سید انبیاء ﷺ کے والدین کریمین نے کبھی بت پرستی نہیں کی بلکہ سرکار ﷺ کی والدہ ماجدہ کا بت پرستی سے منع کرنا ثابت ہے چنانچہ مواہب لدنیہ پھر اس کی شرح زرقانی علی المواہب میں ہے کہ جب نبی اکرم رسولِ محترم ﷺ کی والدہ ماجدہ مدینہ سے واپس ہوئیں اور مقام ابوا میں پہنچ کر بیمار ہوگئیں اور سید العالمین ﷺ کی عمر شریف تقریباً چھ سال کی تھی۔ والدہ ماجدہ اپنے نورِ نظر لختِ جگر رحمتِ کونین ﷺ کو مخاطب ہوئیں اور فرمایا: ان صح ما ابصرت فی المنام فانت مبعوث الی الانام تبعث فی الحل وفی الحرام تبعث فی التحقیق والاسلام دین ابیک البر ابراھام فاللہ انھاک عن الاصنام ان لا توالیھا مع الاقوام

یعنی اے میرے لختِ جگر اگر صحیح ہے وہ جو میں نے خواب میں دیکھا ہے تو تو رسول بنا کر بھیجا جائے گا ساری خدائی کی طرف اے میرے نورِ نظر تو مبعوث ہوگا تا کہ حلال وحرام کو بیان کرے تو نبی رسول بنا کر بھیجا جائے گا تا کہ حق کو حق اور باطل کو باطل بیان کرے تو مبعوث ہوگا ساتھ دینِ ابراہیم (علیہ السلام) کے جو نیکوکار اور اپنے ربِ کریم کی اطاعت کرنے والے تھے اے میرے نورِ نظر میں تجھے اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر بتوں کی پوجا سے منع کرتی ہوں اور یہ کہ تو بتوں اور بت پرستوں کی مدد اور طرف داری سے بچا رہے اس کے بعد والدہ ماجدہ نے فرمایا:

کل حی میت و کل جدید بال و کل کبیر یفنی وانا میتة وذکری باق وقد ترکت خیراً وولدت طهراً ثم ماتت

یعنی والدہ ماجدہ نے فرمایا ہر زندہ نے مرنا ہے اور ہر نئی چیز فنا ہونے والی ہے اور اب میں دنیا سے جارہی ہوں لیکن میرا ذکر خیر باقی رہے گا کیونکہ میں خیر (مصطفیٰ کریم ﷺ) کو چھوڑے جارہی ہوں اور میں نے پاک ذات کو جنا ہے زاں بعد والدہ ماجدہ وصال فرما گئیں رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

اس پر علامہ زرقانی نے فرمایا: **وهذا القول منها صریح فی انها موحدة اذ ذکرت دین ابراهیم وبعث ابنها ﷺ بالاسلام من**

عنداللّٰہ ونھیہ عن الاصنام وموالاتھا. (زرقانی صفحہ ۱۶۵ جلدا)

یعنی والدہ ماجدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اس فرمان سے صراحۃً ثابت ہوا کہ وہ توحید پر تھیں ایک خدا جل جلالہٗ کو ماننے والی تھیں کیونکہ والدہ ماجدہ نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے دین کا ذکر کیا اور بتوں نیز بت پرستوں کے ساتھ دوستی سے منع فرمایا تھا۔

الحمد للہ رب العالمین! مذکورہ عبارت سے ثابت ہوا کہ سرکار کی والدہ مشفقہ مومنہ تھیں اسکے باوجود اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ نے اپنے حبیب رحمتِ دوعالم ﷺ کے اعلان نبوت کے بعد آپ کے اعزاز واکرام کی خاطر آپ ﷺ کے والدین کریمین طیبین طاہرین رضی اللہ عنہما کو دوبارہ زندہ کیا حتی کہ ان دونوں نے تفصیلی ایمان قبول کر کے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام حاصل کیا جیسا کہ آپ آئندہ صفحات میں دلائل کے ساتھ ملاحظہ کریں گے۔

پڑھیں اور ایمان مضبوط کریں اور جو لوگ حبیبِ خدا ﷺ کی والدہ ماجدہ کو معاذ اللہ کافرہ عورت کہتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے حبیب رحمت کائنات ﷺ کو یقیناً دکھ اور ایذا دے رہے ہیں وہ اس سے توبہ کریں وہ مندرجہ ذیل مضمون پڑھ کر راہِ راست پر آجائیں یا پھر لعنت کا طوق گلے میں ڈال کر جہنم کی تیاری کریں۔

ان الـذيـن يـوذون الـلّٰـه ورسوله لعنهم اللّٰه فى الدنيا والاخرة واعدلهم عذاباً مهينا. (قرآن مجید)

نیز والذين يوذون رسول اللّٰه لهم عذاب اليم (قرآن مجید)

یعنی جو لوگ اللہ اور اسکے رسول کو ایذا (تکلیف) دیتے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے دنیا اور آخرت میں لعنت ہے اور ان کیلئے رسوا کرنے والا عذاب ہے اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے رسول کو ایذا (تکلیف) دیتے ہیں ان کیلئے دردناک عذاب تیار ہے۔

حسبنا اللّٰه ونعم الوكيل ولا حول ولا قوة الا باللّٰه العلى العظيم. وصلى اللّٰه تعالىٰ على حبيبه سيد العالمين اكرم الاولين والآخرين وعلىٰ آله واصحابه اجمعين.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین.

اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ سے مردوں کوزندہ کرنا کچھ بعید نہیں۔ قرآن پاک گواہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے زمانے کا مقتول دوبارہ زندہ ہوا یوں ہی سیدنا خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بلاوے پر مردہ جانور زندہ ہوگئے۔

ثم ادعھن یاتینک سعیاً. (سورۃ البقرہ)

نیز اللہ تعالیٰ نے حضرت عزیز علیہ السلام کے گدھے کو دوبارہ زندہ کیا اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام مردوں کوزندہ کیا کرتے تھے یوں ہی اللہ تعالیٰ کے حبیب رحمتِ کائنات ﷺ کے بلاوے پر اللہ تعالیٰ نے مردہ لڑکی کوزندہ کردیا۔ (شفا قاضی عیاض صفحہ ۳۰۲ جلد ا)

(دلائل النبوۃ بحوالہ حجۃ اللہ علی العالمین صفحہ ۴۲۲)

یوں ہی اللہ تعالیٰ قادر و قیوم جل جلالہٗ نے اپنے حبیب رحمۃ للعالمین اکرم الاولین والاخرین ﷺ کے اعزاز واکرام کی خاطر آپ کے والدین کریمین کو دوبارہ زندہ کیا۔ تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین اعزازاً زندہ کیے گئے اور ان دونوں نے تفصیلی ایمان قبول کیا

جیسے خالق کائنات جلا جلالہ نے اپنے حبیب رحمتِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے مردوں کو زندہ کیا یوں ہی اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعزاز واکرام کے لیے آپ کے والدین کریمین کو دوبارہ زندہ کیا۔

آئمہ حدیث وفقہ وتفسیر نے اس مسئلہ کو بھی وضاحت کے ساتھ بیان فرمادیا ہے۔(فجزاھم اللہ تعالٰی عنا احسن الجزاء) چنانچہ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے نو کتابیں تحریر کی ہیں جن کا نام رسائل تسعہ رکھا گیا ہے ان میں چھ کتابیں صرف جانِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین کے ناجی (جنتی) ہونے کے متعلق ہیں۔(فجزاہ اللہ عنا خیر الجزاء وجعل الجنۃ مثواہ) ان میں امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے دلائل قاہرہ سے اور متعدد وجوہ سے ثابت کیا ہے کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین جنتی ہیں۔

ایک وجہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے

اعزاز و اکرام کے لیے آپ کے والدین کریمین کو ان کے وصال کے بعد زندہ فرمایا اور ان دونوں حضرات نے تفصیلاً اللہ رسول (جل جلالہ و ﷺ) پر ایمان کا اقرار کیا جیسے کہ حدیث پاک میں ہے: عن عروۃ ابن الزبیر عن عائشۃ رضی اللہ عنھا ان رسول اللہ ﷺ سأل ربہ ان یحیی ابویہ فاحیاھما لہٗ فامنا بہ ثم اماتھما.

(زرقانی علی المواہب صفحہ ۱۶۸ جلد ۱/ حجۃ اللہ علی العلمین صفحہ ۴۱۲)

حضرت عروہ بن زبیر، ام المؤمنین عائشہ صدیقہ بنت الصدیق رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے رب کریم سے دعا کی یا اللہ میرے والدین کو زندہ کر تو رب ذوالجلال نے اپنے حبیب ﷺ کی دعا کو قبول فرمایا دونوں کو زندہ کیا اور وہ دونوں (والدین کریمین) اپنے لختِ جگر رحمت للعالمین ﷺ پر ایمان لائے اور پھر اپنی اپنی آرامگاہوں میں آرام فرما ہوگئے۔

اس حدیث پاک کے متعلق بڑے بڑے جلیل القدر آئمہ حدیث نے فقہا کرام اور علماء راسخین نے اپنے اپنے تاثرات بیان کیے ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

یہ حدیث پاک ان پہلی حدیثوں کے لیے ناسخ ہے جو حدیثیں

منکرین بیان کرتے ہیں کیونکہ یہ حدیث پاک بعد کی ہے اور بعد والی حدیثیں پہلی مخالف حدیثوں کے لیے ناسخ ہوا کرتی ہیں۔

اس بات کو آسان لفظوں میں یوں سمجھیے کہ پہلے رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین کے متعلق کوئی بات واضح اور ثابت نہ تھی کہ ان کا کیا حال ہے کیونکہ جب ان دونوں حضرات کا وصال ہوا تھا اس وقت امت کے والی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابھی اعلانِ نبوت نہیں کیا تھا کیونکہ جب والد ماجد کا وصال ہوا تو آپ ابھی شکم مادر میں تھے اور جب والدہ ماجدہ کا وصال ہوا اس وقت آپ کی عمر شریف تقریباً پانچ چھ سال کی تھی اور نبوت ورسالت کا اعلان عمر شریف کے چالیس سال ہونے پر کیا اور ان کے وصال کے وقت کسی بھی نبی کی نبوت ظاہر نہ تھی تو کوئی دلیل موجود نہ تھی کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین کا کیا حال ہے اور اس وقت مختلف روایات (منفی اور مثبت) چل رہی تھیں مثلاً یہ کہ وہ زمانہ فترت تھا اور اہل فترت کی بخشش کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ انہوں نے شرک اور بت پرستی نہ کی ہو اور یہ امر مسلم ہے کہ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین اہل فترت سے تھے اور یقیناً انہوں نے کبھی بھی بت پرستی نہیں کی تھی اور یہ بات ان دونوں کے جنتی ہونے کیلئے کافی تھی۔

لیکن اللہ رب العالمین نے اپنے حبیب رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے

اعزاز واکرام کے لیے آپ کے والدین (ماں، باپ) دونوں کو دوبارہ زندہ کیا اور دونوں حضرات نے تفصیلاً اور صراحۃً ایمان قبول کیا کلمہ پڑھا اور پھر اپنی آرامگاہوں میں آرام فرما ہوگئے۔

یہ حدیث پاک جس میں دوبارہ زندہ ہوکر ایمان قبول کرنے کا ذکر ہے پہلی سب مخالف مفہوم کی احادیث کے لیے ناسخ ثابت ہوئی پہلی حدیثیں منسوخ ہوگئیں اور اب کسی ایمان والے کو اس بات میں شک نہ رہا کہ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین جنتی ہیں۔

والحمد للّٰہ رب العلمین والصلاۃ والسلام علی حبیبہ سید العالمین وعلٰی آلہٖ واصحابہ اجمعین۔

﴿۱﴾

آئمہ حدیث اور علماء اعلام کے تاثرات

قال الزرقانی فی شرح المواھب بعدذکر احیائھما وقد جعل ھؤلاء الائمۃ ھذا الحدیث ناسخاً للاحادیث الواردۃ بما یخالفہ ونصوا علی انہٗ متاخر" عنھا فلا تعارض بینہٗ وبینھا۔

(زرقانی علی المواھب صفحہ ۱۶۹ جلد ۱/ حجۃ اللہ علی العلمین صفحہ ۴۱۲)

یعنی امام عبدالباقی زرقانی نے مواہب لدینہ کی شرح میں فرمایا کہ یہ حدیث پاک جس میں شاہ کونین ﷺ کے والدین کریمین کے وصال کے بعد زندہ ہونے اور تفصیلاً ایمان قبول کرنے کا ذکر ہے اس حدیث پاک کو ائمہ حدیث نے اس حدیث پاک سے پہلے کی مخالف مفہوم کی احادیث مبارکہ کے لیے ناسخ قرار دیا ہے۔ یعنی پہلی حدیثیں منسوخ ہوگئیں اور صراحۃً فرمایا کہ یہ حدیث پاک بعد کی ہے لہٰذا کوئی تعارض (ٹکراؤ) نہ رہا۔

اللهم صلى وسلم وبارک علی حبیبک سید العلمین وعلى آله واصحابه اجمعين.

﴿۲﴾

علامہ حقی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی

وفی الاشباه والنظائر من مات على الكفر ابيح لعنه الا والدی رسول الله ﷺ لثبوت ان الله احياهما له حتى امنا كذا فی مناقب الكردری. (تفسیر روح البیان صفحہ ۲۱۷ جلد ا)

یعنی کتاب الاشباہ والنظائر میں ہے کہ جس کسی کو کفر پر موت آجائے اس کو لعنت کرنا جائز ہے لیکن رسول اکرم ﷺ کے والدین کریمین

پر (ہرگز) لعنت جائز نہیں ہے کیونکہ یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سرکار ﷺ کے والدین کو دوبارہ زندہ کیا اور وہ اللہ رسول (جل جلالہٗ و ﷺ) پر ایمان لائے جیسے کہ مناقب کردری میں ہے۔

صلی اللہ علی النبی الکریم وعلیٰ الہٖ واصحابه اجمعین.

﴿۳﴾

علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کا ارشادِ گرامی

قال الشھاب ابن حجر فی مولدہ وفی شرح الھمزیة ان الحدیث غیر ضعیف بل صحیحۂ غیر واحد من الحفاظ.

(حجۃ اللہ علی العلمین صفحہ ۴۱۲)

امام شہاب الدین ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: شرح ھمزیہ میں ہے کہ یہ حدیث پاک ضعیف نہیں ہے بلکہ اس حدیث پاک کو بہت سارے حفاظ حدیث نے صحیح کہا ہے۔

والحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علیٰ من اتخذہ اللہ حبیباً فی الدنیا والاخرۃ وعلیٰ الہ واصحابه اجمعین.

﴿۴﴾

امام تلمسانی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی

قال التلمسانی روی اسلام امہ صلی اللہ علیہ وسلم بسندٍ صحیح

وکذاروی اسلام ابیہ علیہ السلام وکلاھما بعدالموت تشریفا لہٗ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(زرقانی علی المواہب صفحہ ۱۶۹ جلد ۱/ حجۃ اللہ علی العلمین صفحہ ۴۱۳)

علامہ تلمسانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کا دوبارہ زندہ ہوکر اسلام قبول کرنا اور یونہی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد کا اسلام قبول کرنا صحیح سند کے ساتھ ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں کو ان کے وصال کے بعد اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے اعزاز و اکرام کے لیے زندہ کیا تھا۔

اللھم صل وسلم وبارک علی النبی الکریم وعلی آلہٖ واصحابہ اجمعین۔

﴿۵﴾

علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین کا زندہ ہونا اور ایمان لانا نہ

عقلاً ممتنع ہے نہ ہی شرعاً کیونکہ قرآن مجید میں بنی اسرائیل کے مقتول کا زندہ ہونا اور اپنے قاتل کی خبر دینا مذکور ہے۔ عیسٰی علیہ السلام مردوں کو زندہ فرمایا کرتے تھے۔

اسی طرح ہمارے نبی اکرم ﷺ کے دستِ اقدس پر اللہ تعالیٰ نے متعدد مردے زندہ فرمائے ہیں۔ پس جب یہ ثابت ہے تو نبی اکرم ﷺ کے والدین کریمین کے دوبارہ زندہ ہو کر ایمان قبول کرنے میں کون سی چیز مانع ہے۔ (روح البیان صفحہ ۶۱۷ جلد ۱)

﴿۲﴾

ایک محبِ نبی کا قول مبارک

قال بعضهم:

ایقنت ان ابا النبی وامهٗ

احیاهما الرب الکریم الباری

حتی لهٗ شهدا بصدق رسالة

سلم فتلک کرامة المختار

هذا الحدیث ومن یقول بضعفه

فھو الضعیف عن الحقیقہ عاری

(حجۃ اللہ علی العالمین صفحہ ۴۱۳)

بیشک نبی رحمت ﷺ کے والد ماجد اور والدہ ماجدہ ان دونوں کو ان کے رب کریم نے زندہ کیا حتیٰ کہ دونوں نے رسول اللہ ﷺ کے سچے رسول ہونے کی گواہی دی۔

اے عزیز اس بات کو مان لے کہ یہ مختار نبی کی کرامت ہے (عزت افزائی کے لیے ہے) اور دوبارہ زندہ ہو کر ایمان قبول کرنا یہ حدیث سے ثابت ہے اور جو کوئی اس حدیث پاک کو ضعیف کہے وہ خود ضعیف ہے (اس کا ایمان ضعیف ہے) ایسا شخص حقیقت سے عاری ہے۔

اللھم صل وسلم وبارک علی النبی المختار سیدالابرار زین المرسلین الاخیار وعلیٰ الہٖ واصحابہ الی یوم القرار۔

﴿۷﴾

حب الرسول علامہ نبہانی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد مبارک

ان اللہ احیاھمالہ ﷺ حتی آمنا بہ وھذا السبیل مال

الیہ طائفۃ "کثیرۃ" من الائمۃ الحفاظ منھم الحافظ ابوبکر الخطیب البغدادی والحافظ ابو القاسم ابن عساکر والحافظ ابوحفص بن شاھین والحافظ ابو القاسم السھیلی والامام القرطبی والحافظ محب الدین الطبری والعلامۃ ناصر الدین ابن المنیر والحافظ فتح الدین بن سید الناس۔

(زرقانی علی المواہب صفحہ ۱۲۹ جلد ۱/ حجۃ اللہ علی العالمین صفحہ ۴۱۳)

اس بات میں شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب مکرم ﷺ کے اعزاز واکرام کے لیے آپ کے والدین کو زندہ فرمایا اور وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لائے۔اس امر کی (زندہ ہو کر ایمان لانے کی) حدیث پاک کو بہت سارے اماموں اور حفاظ حدیث نے اپنایا ہے مثلاً

۱۔ حافظ الحدیث ابوبکر خطیب بغدادی
۲۔ حافظ الحدیث ابو القاسم ابن عساکر
۳۔ حافظ الحدیث ابوحفص بن شاہین
۴۔ حافظ الحدیث ابو القاسم سہیلی
۵۔ امام قرطبی
۶۔ حافظ الحدیث محب الدین طبری

۷۔ علامہ ناصر الدین بن منیر

۸۔ حافظ الحدیث فتح الدین بن سید الناس

اللھم صل وسلم وبارک علی النبی المختار سید الابرار وعلیٰ آلہٖ واصحابہ الی یوم القرار.

﴿۸﴾

الحافظ السیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ وجزاہُ عن الاسلام والمسلمین خیر الجزاء فانہٗ الف فی ذلک جملۃ مولفات اثبت فیھا نجاتھما ببراھین کثیرۃٍ واقام النکیر علی من زعم خلاف ذلک من اھل الجمود والجحود.

اللہ تعالیٰ حافظ الحدیث امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کو تمام مسلمانوں کی طرف سے بہتر سے بہتر جزائے خیر عطا کرے کہ انہوں نے کئی کتابیں اس موضوع پر لکھی ہیں اور دلائل قاہرہ سے نبی کریم ﷺ کے والدین کریمین کا جنتی ہونا ثابت کیا ہے اور جن لوگوں نے اپنی ضد تعصب اور جمود کی وجہ سے اس کے خلاف باتیں کی ہیں ان کی خوب خبر لی ہے۔

(حجۃ اللہ علی العلمین صفحہ ۴۱۳)

(اہل جمود کا ایک واقعہ)

سید شریف مصری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک واقعہ لکھا ہے کہ ایک عالم دین کو اس مسئلہ میں تردد تھا کہ رحمت کائنات ﷺ کے والدین جنتی ہیں یا نہیں (اس کا جمود ٹوٹا نہیں تھا) اسی تردد میں مطالعہ کرتے کرتے چراغ پر جھک گئے اور بدن جل گیا۔ صبح ہوئی تو ایک (فوجی) لشکری آیا اور دعوت کی درخواست کی کہ میرے ہاں آپ کی دعوت ہے۔

گھوڑے پر سوار ہو کر دعوت کھانے جا رہے تھے کہ ایک سبزی فروش اپنی دوکان کے سامنے ترازو اور باٹ لیے بیٹھا تھا اس نے اٹھ کر گھوڑے کی لگام پکڑ کر شعر پڑھنا شروع کر دیے جو یہ ہیں:

آمنت ان ابا النبی وامہ
احیاھما الحی القدیر الباری
حتی لقد شھد الہ برسالتہ
صدق فذاک کرامۃ المختار

یعنی میرا ایمان ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے والد ماجد اور والدہ ماجدہ ان دونوں کو اس ذات نے زندہ کیا جو کہ حی وقدیر اور پیدا فرمانے والا ہے حتی

کہ دونوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دی۔ اس بات کو مان لے کیونکہ یہ اس مختار نبی کے اکرام کے لیے ہے۔

جب عالم دین مذکور نے یہ سنا تو خیال کیا کہ یہ حدیث تو ضعیف ہے فوراً اس سبزی فروش نے شعر پڑھ دیا۔ مولانا یہ بات حدیث پاک سے ثابت ہے اور جو اس حدیث کو ضعیف کہے وہ خود ضعیف ہے (اس کا اپنا ایمان ضعیف ہے) اور وہ حقیقت سے عاری ہے۔

یہ شعر سنا کر اس نے اس عالم دین سے کہا اے شیخ ان باتوں کو مضبوط پکڑ لے اور راتوں کو نہ جاگ اور اپنے جسم کو نہ جلا اور مولانا یہ بھی سنتے جائیں کہ دعوت پر نہ جاؤ کیونکہ وہ حرام پکا ہوا ہے۔

اس سبزی فروش کے اس فرمانے سے مولانا صاحب بے خود ہو کر سوچتے ہی رہ گئے پھر خیال آنے پر اس سبزی فروش کی تلاش شروع کر دی اور دکانداروں سے پوچھا کہ وہ سبزی فروش کہاں گیا دوکاندار بولے مولانا یہاں تو کبھی کوئی سبزی فروش نہیں بیٹھا۔ زاں بعد وہ عالم دین وہیں سے واپس آ گئے اور دعوت پر نہ گئے۔ (شمول الاسلام صفحہ ۳۷)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلا جلالہٗ اس زمانے کے علماء کو بھی جمود توڑ کر اس اعجازی شان کو مان لینے کی توفیق عطا کرے اور وہ رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے

والدین کریمین کو معاذ اللہ......... ثابت کر کے دوزخ نہ خریدیں۔

حسبنا اللّٰه ونعم الوکیل ولا حول ولاقوۃ الا باللّٰه العلی العظیم۔

﴿۹﴾

امام سہیلی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد مبارک

امام سہیلی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث پاک لکھ کر کہ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کریم سے دعا کی یا اللہ میرے والدین کو زندہ کر اللہ تعالیٰ نے زندہ کر دیا اور وہ دونوں ایمان لائے پھر وصال فرمایا اس پر امام سہیلی نے فرمایا: **"واللّٰه قادر" علیٰ کل شئ ولیس تعجز رحمتہٗ وقدرتہٗ عن شئ ونبیہٗ علیہ الصلاۃ والسلام اھل" ان یخصہٗ بماشآء من فضلہ وینعم علیہ بماشآء من کرامتہ وقدجعلہٗ ھؤلآء الائمۃ ھذا الحدیث ناسخاً للاحادیث الواردۃ بمایخالف ذلک ونصوا علیٰ انہٗ متاخر" عنھا فلا تعارض بینہٗ وبینھا۔**

(زرقانی علی المواہب صفحہ ۱۶۸ جلد ۱/ حجۃ اللہ علی العٰلمین صفحہ ۴۱۴)

اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اس کی رحمت اور اس کی قدرت کسی چیز

سے عاجز نہیں اور اس کے نبی ﷺ اس بات کے اہل ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جس فضیلت کے ساتھ چاہے خاص کرے اور جو چاہے اپنے حبیب ﷺ پر انعام کرے اور پھر یہ کہ ائمہ حدیث نے اس حدیث پاک کو دوسری حدیثوں کے لیے ناسخ قرار دیا ہے اور اس پر نص فرمائی ہے کہ حدیث پاک بعد کی ہے (اس وجہ سے دوسری احادیثِ مبارکہ منسوخ ہوگئیں) لہٰذا ان کا آپس میں کوئی تعارض (ٹکراؤ) نہیں ہے۔

مولا ی صلی وسلم دائماً ابداً

علیٰ حبیبک خیر الخلق کلھم

﴿١٠﴾

امام علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کا ایمان افروز قول مبارک

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سید العٰلمین ﷺ کے فضائل مبارکہ بڑھتے ہی چلے گئے اور وصال شریف تک زیادہ سے زیادہ ہوتے گئے اور یہ سرکار ﷺ کے والدین کا زندہ ہو کر ایمان قبول کرنا یہ بھی ان فضائل میں سے ہی ہے نیز فرمایا کہ والدین کریمین کا زندہ ہونا یہ نہ تو عقلاً بعید ہے نہ شرعاً ناممکن ہے کیا قرآن پاک میں بنی اسرائیل کے قتیل کا دوبارہ زندہ ہونا

اور اپنے قاتل کا پتہ بتانا ثابت نہیں اور کیا قرآن پاک سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مردوں کو زندہ کرنا ثابت نہیں اور کیا ہمارے نبی ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے مردے زندہ نہیں کیے؟ اور جب یہ ثابت ہے تو کونسی چیز مانع ہے کہ سرکار ﷺ کے والدین زندہ کیے جائیں جبکہ یہ سب کچھ سرورِ کونین ﷺ کے اعزاز و اکرام کے لیے ہیں۔

(زرقانی علی المواہب صفحہ ۱۷۰ جلد ا/ حجۃ اللہ علی العلمین صفحہ ۴۱۴)

اللھم صل وسلم وبارک علی حبیبک الذی کرمتہ وفضلتہ علی العلمین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔

(ایک سوال)

یہ ان علماء سے سوال ہے جو کہ رحمتِ کائنات ﷺ کے والدین کریمین کے متعلق کہہ جاتے ہیں کہ وہ مسلمان تو نہیں تھے بلکہ وہ .... تھے۔ سوال یہ ہے کہ آپ مولوی صاحبان میں سے کوئی نومسلم ہو اس کا باپ مسلمان نہیں تھا اور اس کا لڑکا مسلمان ہو کر کسی دینی درسگاہ میں داخل ہو گیا۔ علم دین حاصل کر کے عالم دین کہلایا اس عالم دین کو کوئی کہہ دے کہ آپ کا باپ تو بے ایمان اور کافر تھا اور وہ کافر ہی مر گیا تو دل پر پتھر رکھ

کر بتائیں کہ آپ کی عزت افزائی ہوئی یا بے عزتی ہوئی۔ فقیر اپنی غیرتِ ایمانی کی وجہ سے ایسے عالم دین سے پوچھتا ہے خدارا سچ سچ بتاؤ تمہارا دل اس بات کے سننے سے کہ آپ کا باپ تو بے ایمان کافر تھا وہ تو کفر پر ہی مرگیا دل دکھایا کہ دل خوش ہوا؟ یقیناً آپ کا دل دکھا (حالانکہ بات سچی ہے، جھوٹی نہیں) تو کیا نبیوں کے نبی سید العلمین باعثِ ایجاد عالم ﷺ ہی رہ گئے ہیں کہ تم لوگ ان کے والدین کے متعلق جو مرضی کہو اور ان کا رب کریم تمہیں جنت بھیج دے۔ ہرگز ہرگز نہیں ہوسکتا کیونکہ ایسا کہنے سے جو تم کہتے ہو یقیناً ان کو ایذا پہنچتی ہے ان کا دل مبارک دکھتا ہے۔ جیسے کہ قاضی ابوبکر مالکی کا قول گزرا۔ مولوی صاحبان ہوش کرو عقل کے ناخن لو اور ضد، ہٹ دھرمی کو چھوڑ دو، تعصب کا راستہ اختیار نہ کرو ورنہ اس کڑے حکم کا انتظار کرو:

والذین یوذون رسول اللّٰہ لھم عذاب الیم. (قرآن مجید)

یعنی وہ لوگ جو میرے حبیب کو ایذا دیتے ہیں ان کیلئے دردناک عذاب تیار ہے۔

صلی اللّٰہ علی النبی الکریم وعلی الہ واصحابہ اجمعین.

بزرگان دین کے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم
کے والدین کریمین کے متعلق اقوال مبارکہ



﴿۱﴾

سیدنا عمر بن عبدالعزیز قدس سرہٗ کے تاثرات

سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے کاتب نے کہہ دیا کہ اگر میرا باپ کافر تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا باپ بھی .... تھا۔ یہ سن کر فغضب غضباً شدیداً وعزلہٗ من الدیوان.

(الدرج المنیفہ للسیوطی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۲۱)

یہ سن کر سیدنا عمر بن عبدالعزیز سخت غضب ناک ہوئے اور اس کاتب کو اس کے عہدے سے معزول کر دیا۔

وصلی اللّٰہ تعالٰی علی النبی الکریم وعلٰی آلہ واصحابہ اجمعین.

﴿۲﴾

قاضی ابوبکر مالکی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد مبارک

حضرت قاضی ابوبکر مالکی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا جو یہ کہے کہ رسول اللہ ﷺ کے والدین .... تھے اس کے متعلق کیا حکم ہے یہ سن کر فرمایا ایسا شخص ملعون ہے (لعنتی) ہے کیونکہ قرآن مجید میں ہے:

ان الذین یؤذون اللّٰہ ورسولہٗ لعنھم اللّٰہ فی الدنیا والآخرۃ.

نیز فرمایا ولا اذی اعظم من ان یقال عن ابیہ انہٗ فی النار.

(مسالک الحنفاء صفحہ ۶۷)

یعنی اس سے بڑی ایذا کوئی نہیں کہ کسی کے باپ کے متعلق کہا جائے کہ وہ دوزخی ہے۔ حسبنا اللّٰہ ونعم الوکیل

﴿۳﴾

حب الرسول علامہ نبہانی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد مبارک

قدالف کثیر من العلماء مؤلفات مستقلۃ فی نجاۃ ابویہ ﷺ۔ (حجۃ اللہ علی العلمین صفحہ ۴۱۳)

تحقیق سے ثابت ہوا کہ بہت سارے اور کثیر علماء کرام نے رحمتِ

کائنات ﷺ کے والدین کریمین کے جنتی ہونے کے متعلق مستقل کتابیں لکھی ہیں۔ (رحمہم اللہ تعالیٰ)

حسبنا اللّٰہ ونعم الوکیل ولاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم۔

﴿۴﴾

امام المتکلمین امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کا ایمان افروز ارشاد

امام المفسرین امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:

انھما لم یکونا مشرکین بل کانا علی التوحید وملۃ ابراھیم علیہ السلام۔ (المقاصد السنیہ صفحہ ۹)

یعنی شاہِ کونین ﷺ کے والدین کریمین مشرک نہیں تھے بلکہ وہ دونوں توحید پر اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے دین پر تھے۔

والحمد للّٰہ رب العٰلمین والصلاۃ والسلام علیٰ حبیبہٖ سید المرسلین وعلیٰ آلہٖ واصحابہ اجمعین۔

امام رازی کون تھے؟

اور امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق علامہ سیوطی فرماتے

ہیں: وناهيک به امامة وجلالة فانه امام اهل السنة فی زمانه .... وهو العالم المبعوث علیٰ رأس المائة السادسة ليجدد لهذه الامة امر دينها.

اے عزیز امام رازی کا امام ہونا اور ان کی جلالت شان کافی ہے کیونکہ امام رازی اہلسنت کے اپنے زمانہ کے امام تھے۔ نیز امام رازی چھٹی صدی کے مجدد تھے (رحمۃ اللہ علیہ) ان کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا تھا تاکہ دین مصطفیٰ ﷺ کی تجدید کریں۔

رحمهما اللّٰه رحمة واسعة دائمة وصلى اللّٰه علىٰ خير البرية وسيد العلمين وعلىٰ آله واصحابه وسلم.

میرے عزیز مقام غور ہے کہ امام رازی رحمۃ اللہ علیہ جیسے امام المتکلمین اور صدی کے مجدد دین وملت ایسے ایسے ایمان کے موتی بکھیریں کہ ان کی خوشبو ایمان والوں کے مشام دل کو تاقیامت معطر کرتی رہیں گی تو بھی اپنے دل کو پاک وصاف کرتا کہ تجھے بھی یہ ایمانی اور روحانی خوشبو معطر کرے اور عقیدے کی میل کچیل دور ہو۔

حسبنا اللّٰه ونعم الوكيل.

۵

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا قول مبارک

حافظ الحدیث علامہ عبدالرحمٰن سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

فاقول ذهب كثير من الائمة الاعلام الىٰ انهما ناجيان و محكوم لهما بالنجاة فى الآخرة. (الدرج المنیفہ صفحہ ا)

بہت بڑے مشہور ائمہ کرام نے یہ اختیار کیا ہے کہ سرور کونین ﷺ کے والدین کریمین جنتی ہیں اور ان اماموں کا یہ فیصلہ ہے کہ دونوں (ماں، باپ) آخرت میں نجات یافتہ ہیں۔

صلى الله على الحبيب المنيب اللبيب وعلىٰ آله واصحابه اجمعين.

نیز امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جن لوگوں نے اس مسئلہ میں مخالفت کی ہے یہ ائمہ کرام ان لوگوں کے اقوال کو ان سے بہتر جانتے ہیں اور یہ ائمہ کرام ان مخالفین سے درجہ میں (علم میں) کم نہیں ہیں۔ نیز فرمایا یہ ائمہ کرام احادیث مبارکہ اور آثار شریفہ کو مخالفین سے زیادہ جانتے ہیں یاد رکھتے ہیں اور دلائل کو پرکھتے ہیں۔ یہ ائمہ کرام مخالفین سے سبقت رکھتے ہیں کیونکہ

یہ ائمہ کرام ہر قسم کے علم کے ماہر ہیں۔ (رحمہم اللہ تعالیٰ)

﴿۶﴾

علامہ سید محمود آلوسی

صاحبِ تفسیر روح المعانی کا قول مبارک

صاحبِ تفسیر روح المعانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا آیت پاک سے سید العلمین ﷺ کے والدین کریمین کے مومن ہونے پر استدلال کیا گیا ہے جیسے کہ اہلسنت کے بہت سارے جلیل القدر علماء اور ائمہ کرام کا مسلک ہے۔

نیز فرمایا: واخشى الكفر على من يقول فيهما رضى الله عنهما۔ یعنی جن علماء نے رحمتِ کائنات ﷺ کے والدین کریمین رضی اللہ عنہما کے متعلق اس کے خلاف کیا ہے مجھے تو ان کے متعلق خوف ہے کہ ان کا اپنا ایمان ضائع نہ ہوجائے۔ (تفسیر روح المعانی صفحہ ۱۳۸ جلد ۱۹ مطبوعہ ملتان) (زیر آیت وتقلبک فی الساجدین)

اللهم صل وسلم وبارك على حبيبك الكريم وعلىٰ ابائه وآله واصحابه اجمعين۔

﴿۷﴾

شیخ المحدثین شاہ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا قول مبارک

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ رحمتِ دوعالم ﷺ کے والدین کریمین کے متعلق علماء متقدمین نے اختلاف کیا ہے

واماّ متاخرین پس تحقیق کردہ اند اسلام والدین بلکہ تمام آباوامہات آنحضرت ﷺ را تا آدم علیہ السلام۔

(اشعۃ اللمعات صفحہ ۷۱۸ جلد ۱)

یعنی علمائے متاخرین نے تحقیق سے ثابت کیا ہے کہ جانِ دوعالم ﷺ کے والدین کریمین مسلمان تھے بلکہ سرورِ دوعالم ﷺ سے لے کر حضرت آدم علیہ السلام تک سب آبائے کرام و امہات ذیشان کا مسلمان ہونا ثابت کیا ہے۔

اللھم صل وسلم بارک علی حبیبک سید الاولین والآخرین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

﴿۸﴾

نیز فرمایا: وحدیث احیائے والدین اگرچہ در حد ذات خود ضعیف

است لیکن تصحیح و تحسین کردہ اند بتعدد طرق۔

(اشعۃ اللمعات صفحہ ۷۱۸ جلد ا)

یعنی سرکار ﷺ کے والدین کریمین کے زندہ ہوکر ایمان قبول کرنے والی حدیث اگر چہ بذاتِ خود ضعیف ہے لیکن اس کی سندیں اس قدر کثیر ہیں کہ یہ حدیث حسن بلکہ صحیح کے درجہ تک پہنچ گئی ہے۔

نوٹ:

اگر کسی سند حدیث میں ضعف ہو تو تعدد طرق اور تلقی بالقبول سے اس حدیث کا ضعف ختم ہو جاتا ہے اور وہ حدیث صحیح کے درجے تک پہنچ جاتی ہے جیسے کہ حدیث پاک مذکور ہے۔

وصلی اللّٰہ علی النبی الکریم وعلٰی آلہٖ واصحابہ اجمعین۔

﴿۹﴾

نیز شیخ المحدثین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: وایں علم گویا مستور بود از متقدمین پس کشف کرد آنرا حق تعالیٰ برمتاخرین واللّٰہ یختص برحمتہ من یشاء بما شآء من فضلہ۔ (اشعۃ اللمعات صفحہ ۷۱۸ جلد ا)

یعنی یہ وہ علم ہے جو متقدمین پر پوشیدہ رہا لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ

متاخرین پر منکشف کر دیا ہے اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہے جس انعام کے ساتھ چاہے اپنے فضل سے خاص کر لیتا ہے۔

والحمد لله رب العلمين والصلاة والسلام على حبيبه اكرم الاولين والآخرين وعلى آله واصحابه اجمعين.

﴿۱۰﴾

علامہ ابن حجر ہیتمی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد مبارک

علامہ ابن حجر ہیتمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کے والدین کریمین کو اللہ تعالیٰ نے زندہ فرمایا اور وہ دونوں ایمان لائے اور پھر اپنی اپنی آرامگاہوں میں آرام فرما ہو گئے۔ یہ حدیث پاک صحیح ہے اور جن محدثین کرام نے اس حدیث پاک کو صحیح فرمایا ہے ان میں سے بعض کے اسماء مبارک یہ ہیں: امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ، شام کے حافظ الحدیث ابن ناصر الدین رحمۃ اللہ علیہ اور اس میں طعن کرنا بیجا ہے کیونکہ کرامات اور خصوصیات کی شان ہی یہ ہے کہ وہ قواعد اور عادات سے خلاف ہوتی ہیں چنانچہ رسول اکرم ﷺ کے والدین کریمین کا وصال کے بعد زندہ ہو کر ایمان لانا ان کے لیے نافع ہے دوسروں کے لیے نہیں۔ (سیرت مصطفیٰ ﷺ صفحہ ۵۴)

﴿۱۱﴾

سند الفقہا سیدی ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ کا ارشادِ گرامی

سیدی وسندی ابن عابدین علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے رد المحتار میں فرمایا ہے: الا تری ان نبینا صلی اللہ علیہ وسلم قد اکرمہ اللہ تعالیٰ بحیاۃ ابویہ لہٗ حتی آمنا بہٖ کما فی حدیث صححہ القرطبی وابن ناصر الدین حافظ الشام وغیرھما۔ (رد المحتار صفحہ ۲۳۱ جلد ۴)

یعنی کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے اعزاز واکرام کے لیے ان کے والدین کریمین کو زندہ کیا حتی کہ وہ دونوں اپنے لختِ جگر پر ایمان لائے جیسے کہ اس حدیث پاک میں ہے جس کو علامہ قرطبی نے اور ابن ناصر الدین شامی رحمہما اللہ نے اور دیگر ائمہ حدیث نے صحیح ثابت کیا ہے۔

فجزاھم اللہ تعالیٰ عنا احسن الجزاء۔

مندرجہ بالا اقوالِ مبارکہ سے مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوئے۔

﴿۱﴾

رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین رضی اللہ عنہما دوبارہ زندہ

کیے گئے اور وہ اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔

﴿۲﴾

اور وہ جانِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعزاز و اکرام کے لیے زندہ کیے گئے اور اگر نہ بھی زندہ کیے جاتے تو پھر وہ جنتی تھے کیونکہ وہ اہل فترت سے تھے اور ان دونوں نے کبھی بھی نہ شرک کیا نہ بت پرستی کی۔

﴿۳﴾

والدین کریمین کا دوبارہ زندہ ہونا یہ صحیح حدیث سے ثابت ہے اور اس حدیث کو بڑے بڑے جلیل القدر ائمہ حدیث نے صحیح کہا ہے۔

﴿۴﴾

یہ حدیث پاک مخالفین کی پیش کردہ احادیث مبارکہ کی ناسخ ثابت ہوئی یعنی اس حدیث پاک سے پہلے کی ساری مخالفت حدیثیں منسوخ قرار پائیں۔

﴿۵﴾

سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین رضی اللہ عنہما کو کافر یا دوزخی کہنے والا ملعون ہے، لعنتی ہے ایسا کہنے سے یقیناً یقیناً حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچتی

ہے اور ایسے شخص کے لیے دردناک عذاب تیار ہے۔

﴿۲﴾

ڈر اس بات کا ہے کہ ایسے شخص کا ایمان چھن جائے۔ (معاذ اللہ)

(دعوتِ فکر)

چند حقائق عشق و محبت والوں کی خدمت میں پیش کیے جاتے ہیں وہ خود اپنے ایمان سے پوچھ کر فیصلہ کرتے جائیں:

﴿۱﴾

عن معاذ الجهنی قال قال رسول الله ﷺ من قراء القرآن وعمل بما فيه البس والداه تاجاً يوم القيامة ضوءُ احسن من ضوء الشمس.

(مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۸۶/المستدرک صفحہ ۵۶۷ جلد ۱)

(مجمع الزوائد صفحہ ۱۶۴ جلد ۷/ابوداود شریف صفحہ ۲۰۵ جلد ۱)

حضرت معاذ صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے قرآن پاک پڑھا اور اس کے مطابق عمل کیا اس کے ماں باپ کو ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کا نور سورج کے نور سے بھی زیادہ ہوگا۔

اے عزیز اگر صرف قرآن مجید پڑھنے اور عمل کرنے والے کے والدین کو یہ اعزاز ملے گا تو جس کے وسیلہ سے قرآن پاک ملا ہے اور جس کی ہدایت سے ساری خدائی قرآن پاک کے مطابق عمل پیرا ہے اس کے والدین کو کیا کیا انعامات ملنے چاہئیں۔ یہ تو اپنے ایمان سے پوچھ کر بتا۔

اللھم صل وسلم وبارک علی النبی الکریم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

﴿۲﴾

ایک بار حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تنور میں روٹیاں لگا رہی تھیں ایک روٹی حبیب خدا ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک سے لگائی تو باقی ساری روٹیاں پک گئیں مگر جس روٹی کو شاہِ کونین ﷺ کا دستِ مبارک لگا اس روٹی کو آنچ تک نہ آئی۔

(حالات مشائخ نقشبندیہ صفحہ ۱۱۲)

میرے عزیز غور کر جس روٹی کو امت کے والی ﷺ کا ہاتھ مبارک لگ جائے اسے تو آگ اثر نہ کرے تو جس شکمِ پاک میں رحمتِ کائنات ﷺ نو مہینے رہیں اس کے متعلق کیا رائے ہے تو اپنے ایمان سے پوچھ لے۔

اللھم صل وسلم وبارک علی النبی المختار سیدالابرار وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ الی یوم القرار.

﴿۳﴾

سیدنا انس صحابی رضی اللہ عنہ کے رومال کیساتھ رحمت والے نبی ﷺ نے ہاتھ صاف کیے تو اس رومال کو آگ نہیں جلاتی تھی۔ جب میلا ہوجاتا حضرت انس رضی اللہ عنہ اسے تنور میں ڈال دیتے میل چلا جاتا مگر اس رومال کا ایک تار بھی نہ جلتا۔

(خصائصِ کبریٰ صفحہ ۸۰ جلد ۲/ مثنوی شریف، تفسیر روح البیان)

(سیرت رسول عربی ﷺ)

عزیزمن غور کر جس کپڑے کے ساتھ جان دوعالم ﷺ کا دست مبارک لگ جائے اسے تو آگ نہ جلاسکے اور جس شکم پاک میں سرکار دوعالم ﷺ خود جلوہ گر رہے ہوں اس کے متعلق تیرا ایمان کیا کہتا ہے۔

صلی اللہ علی النبی الکریم وعلی آلہٖ واصحابہٖ اجمعین.

﴿۴﴾

سیدنا یوسف علیہ الصلاۃ والسلام نے اپنا کرتہ مبارک بھیجا اور فرمایا:

اذھبوا بقمیصی ھٰذا فالقوہ علٰی وجہ ابی یات بصیراً.

(قرآن مجید سورہ یوسف پارہ ۱۲ آیت ۹۳)

میری یہ قمیص لے جاؤ اور میرے ابا جان کے چہرہ پر ڈالدو ان کی نظر لوٹ آئے گی۔

عزیز من جو کپڑا سیدنا یوسف علیہ السلام کے جسم پاک کے ساتھ لگ گیا اس کی برکت سے بینائی واپس آجائے تو نبی الانبیاء ﷺ کے جسم اطہر کے ساتھ جو چیز لگ جائے اس کا کیا حال ہونا چاہیئے اور جس شکم پاک میں خود اللہ تعالیٰ کے حبیب مہینوں تک رہے اس کے متعلق تو اپنے ایمان سے پوچھ کر بتا کہ کہاں ہونا چاہیئے۔

مولای صلی وسلم دائماً ابداً

علی حبیبک خیر الخلق کلھم

﴿۵﴾

ایک گنہگار شخص نے حضرت خواجہ بہاؤ الحق ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کی

دست بوسی کی تو اللہ تعالیٰ نے اسے اسی ادب کی وجہ سے جنت بھیج دیا۔

(خلاصۃ العارفین)

غور کرا یک ولی کے ہاتھ مبارک کے ساتھ منہ لگ جانے سے جنت حاصل ہوجائے تو جن کے وسیلہ سے ولی ولی بنتا ہے ان کے جسم مقدس ومعطر کے ساتھ جو لگ جائے وہ کہاں ہونا چاہیئے اپنے ایمان سے پوچھ کر بتاتا جا۔(صلی اللہ علیہ وسلم)

﴿۶﴾

ایک (قاضی) فوت ہوگیا اس کی بیوی حاملہ تھی۔ اس قاضی کو بداعمالیوں کی وجہ سے قبر میں عذاب ہو رہا تھا اور جب اس کی بیوی نے بچہ جنا اور پھر اس بچے کو اس کی ماں مسجد میں لے گئی اور مولانا صاحب سے کہا یہ میرا بیٹا ہے اسے قرآن پاک پڑھاؤ مولانا صاحب نے بچے سے فرمایا پڑھ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بچے نے بسم اللہ پڑھی تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا اب اس کے باپ سے عذاب اُٹھالو کیونکہ اس کے بچے نے مجھے رحمان ورحیم کہا ہے۔(قلیوبی صفحہ ۱۴)

اسی قسم کا ملتا جلتا واقعہ تفسیر بیضاوی میں بھی ہے۔

مقام غور ہے کہ بچے نے بسم اللہ پڑھی باپ کو یہ انعام ملا کہ اس سے عذاب معاف ہوگیا تو جن کے بچے نے سارے جہان کو بسم اللہ پڑھادی اس کے والدین کو کیا انعام ملنا چاہیئے۔

صلی اللہ علی النبی الکریم وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین۔



سیدنا یونس علیہ السلام چند دن مچھلی کے پیٹ میں رہے تین دن یا دس دن یا چالیس دن تو وہ مچھلی جنت جائے گی۔

(تفسیر روح البیان صفحہ ۲۲۶ جلد ۵)

یہ بات اگرچہ قطعی نہیں لیکن مویدات میں سے ضرور ہے قابل غور بات ہے کہ اس مچھلی نے کوئی نماز نہیں پڑھی کوئی روزہ نہیں رکھا صرف اور صرف اس وجہ سے جنت کی حقدار ہوگئی کہ اس کے پیٹ میں ایک اللہ تعالیٰ کا نبی چند دن رہا تو جس شکم پاک میں نبیوں کے نبی رسولوں کے امام کئی مہینے رہے اس کے متعلق آپ کا ایمان کیا فتویٰ دیتا ہے ان کو کیا انعام ملنا چاہیئے۔

فقیر ابوسعید غفرلہ ولوالدیہ ولاحبابہ عرض کرتا ہے کہ اس رحمت والے

نبی ﷺ کے والدین کریمین طیبین طاہرین کو یہ انعام ملنا چاہئے جس کا تذکرہ ۲۱ جنوری ۱۹۷۸ء کے اخبارات مثلاً نوائے وقت اور مشرق میں شائع ہوا تھا وہ یہ ہے کہ حکومت سعودیہ عربیہ نے مسجد نبوی شریف کی توسیع کا پروگرام بنایا اور رحمتِ کائنات ﷺ کے والد گرامی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے جسدِ مبارک کو بمع چھ دیگر صحابہ کرام کے جنت البقیع میں منتقل کیا تو آپ کا جسم مبارک بالکل صحیح وسالم تھا کسی قسم کا تغیر واقع نہیں ہوا تھا۔ نیز فقیر مدینہ منورہ حاضر ہوا وہاں مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۹۴ء کو ٹھیکیدار عبدالطیف سے ملاقات ہوئی اس نے بتایا کہ جب رحمتِ دوعالم ﷺ کے والد ماجد سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کا جسد مبارک منتقل کیا گیا تو ہم نے بھی زیارت کی تھی کچھ فاصلہ سے دیکھا کہ کفن مبارک بھی بالکل بے داغ تھا اور ایسی فضا مہکی کہ بیان نہیں ہوسکتی۔

اللھم صل وسلم وبارک علی النبی المختار سیدالابرار وعلٰی ابائہ الاخیار وآلہٖ واصحابہٖ وازواجہٖ الطاھرات المطھرت الٰی یوم القرار والحمدللّٰہ رب العلمین۔

(ایک مغالطہ)

بعض لوگ امام الائمہ سراج الامہ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ قدس سرہٗ کو بھی اپنے ساتھ ملا کر بے ادبوں کی صف میں کھڑا کرنا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب فقہ اکبر میں فرمایا: ووالدا رسول اللّٰہ ماتا علی الکفر. رسول اللہ ﷺ کے والدین دونوں کفر پر مرے تھے۔

لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم.

جواب:

پہلی بات یہ کہ فقہ اکبر کے متعلق اختلاف ہے کہ یہ کس کی تصنیف ہے کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمہ اللہ کی ہے اور محققین نے جو تحقیق کی ہے وہ یہ ہے کہ فقہ اکبر ابوحنیفہ محمد بن یوسف بخاری کی تصنیف ہے اور جب یہ ثابت ہی نہیں کہ یہ تصنیف امام اعظم رحمہ اللہ کی ہے تو ان کے سر اعتراض تھوپنا کہاں کی عقلمندی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر تسلیم بھی کر لیا جائے کہ یہ فقہ اکبر سیدنا امام اعظم قدس سرہٗ کی ہے تو پھر عبارت میں اختلاف ہے جو فقیر کے پاس فقہ اکبر ہے اس میں

ہے: ووالدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماتا علی الفطرة. (فقہ اکبر صفحہ ۱۵)

یعنی رحمتِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین دونوں کا وصال فطرت (دینِ اسلام) پر ہوا ہے۔

والحمد للّٰہ رب العلمین. لہٰذا معلوم ہوا کہ یہ کسی کی تحریف ہے کہ ماتا علی الفطرة کو ماتا علی الکفر کر دیا اور سیدنا امام اعظم رحمہ اللہ کو خواہ مخواہ بے ادبوں میں کھڑا کر دیا ہے ورنہ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ قدس سرہٗ جو کہ پیکر ادب و احترام تھے ان سے کیسے بے ادبی کے الفاظ سرزد ہو سکتے ہیں۔ تیسری بات یہ ہے کہ اگر کوئی ضد کرے اور کہے کہ یہ الفاظ امام اعظم (رحمۃ اللہ علیہ) کے ہی ہیں تو ہم کہیں گے تمہیں وہ مبارک اور ہمیں یہ مبارک الحمد للہ رب العلمین ہمارے پاس جو نسخہ فقہ اکبر ہے اس میں صاف صاف لکھا ہے ماتا علی الفطرة۔

اللہ تعالیٰ ہمیں باادب رکھے اور ادب والوں میں ہمارا حشر و نشر کرے۔

وما ذلک علی اللّٰہ بعزیز وصلی اللّٰہ تعالٰی علٰی حبیبہ رحمة للعلمین وعلٰی آلہ واصحابہ اجمعین.

(استدراک)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم. الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وماکنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ والصلاۃ والسلام علیٰ خیر البریۃ رحمۃ للعالمین وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین.

امابعد! فقیر نے رحمتِ کائنات ﷺ کے والدین کریمین رضی اللہ عنہما کے جنتی ہونے کے متعلق مضمون لکھ کر کاتب کے ہاں بھیج دیا اور پھر دو دن کے بعد مجھے میرے لختِ جگر قاری محمد مسعود حسان سلمہٗ الرحمان نے ایک کتاب خرید کر مجھے ہدیۃً دی جس کا نام "ذخائرِ محمدیہ" ہے جو کہ تصنیف ہے حضرت محترم ڈاکٹر محمد علوی مالکی مکی مدظلہٗ کی، فقیر نے کتاب کھول کر اس کی فہرستِ مضامین پر نظر ڈالی تو نظروں کے سامنے یہ عنوان آیا "اظہارِ حقیقت" حضور ﷺ کے والدین کے بارے میں مضمون پڑھا تو دل باغ باغ ہوگیا کیونکہ اس میں کچھ مفید ترین باتیں درج تھیں جو کہ ایمان کو جلا بخشنے والی ہیں خیال آیا کہ اس مضمون کو اپنے مضمون کے ساتھ سمو دیا جائے، پھر خیال آیا کہ یہ مضمون خاصہ طویل ہے نیز یہ کہ اس کے کافی دلائل فقیر کے مضمون میں آچکے

ہیں لہٰذا اس مضمون میں مندرج مفید باتیں بطور لاحقہ اپنے مضمون کے ساتھ تحریر کردی جائیں تاکہ ویزداد الذین امنوا ایماناً کے طور پر باعثِ فرحت ومسرت ہوں۔

اقول وباللّٰہ التوفیق.

﴿۱﴾

ابولہب کی بیٹی درّہ جب ہجرت کرکے مدینہ منورہ آئی اور ایمان لے آئی تو کچھ عورتوں نے کہا یہ ابولہب کافر کی بیٹی ہے جس کے بارے میں تبت یدا ابی لھب سورۃ نازل ہوئی تھی۔ یہ سن کر درّہ نے دربارِ رسالت میں شکایت کردی تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! تم مجھے میرے خاندان کے حوالے سے کیوں مجھے ایذا دیتے ہو۔ یہ حدیث پاک لکھ کر حضرت مصنف دام ظلہم فرماتے ہیں جب حضور ﷺ نے ابولہب کے حوالے سے ناراضگی فرمائی حالانکہ وہ قطعی طور پر کافر ہی مرا تھا تو اس شخص کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کتنے ناراض ہونگے جو حضور ﷺ کے والدین کے متعلق ایسی بات کہتا ہے حالانکہ سرکار دوعالم ﷺ کے والدین فطرتِ اسلامی پر فوت ہوئے۔ لازمی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ ایسے شخص پر زیادہ

ناراض ہوں گے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین کی بارگاہ میں اہانت کرتا ہے یا اس طرف اشارہ کرتا ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین وہ مبارک ہستیاں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے عزت سے نوازا اور ان کے پاک وجود سے کائنات کے سردار کو پیدا فرمایا ہے۔ لہٰذا ایسا شخص خود اپنے آپ کو لعنت کا حقدار بنا رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اپنے کو دور کر رہا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: **ان الذین یوذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والآخرۃ واعدلھم عذابا مھینا۔**

(قرآن مجید - ذخائر محمدیہ)

﴿۲﴾

فقیر نے اپنے مضمون میں لکھا تھا کہ میرے پاس جو فقہ اکبر ہے اس میں عبارت یوں ہے: **ماتا علی الفطرۃ**۔ یعنی سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین کا دین اسلام (فطرت) پر وصال ہوا۔

اس کے متعلق حضرت مصنف موصوف مدظلہ نے فرمایا فقہ اکبر میں **ماتا علی الکفر** کے الفاظ نہیں بلکہ اس میں عبارت یوں ہے: **والدا**

رسول الله ماتا علی الفطرة. سرکار ﷺ کے والدین دینِ فطرت پر فوت ہوئے۔ نیز فرمایا میں نے یہ عبارت خود اس قدیم نسخے میں دیکھی ہے جو کہ مدینہ منورہ کی شیخ الاسلام لائبریری میں موجود ہے جس کا رجسٹر نمبر ۳۳۰ ہے اور مجھے بعض اہلِ علم نے بتایا کہ یہ نسخہ عہد عباسی کا تحریر کردہ ہے۔

(ذخائر محمدیہ صفحہ ۵۷)

نیز فرمایا کہ جس فقہ اکبر کے نسخہ میں ماتا علی الکفر کا لفظ ہے یہ جھوٹ ہے اس قدیم نسخے کی مخالفت کرتا ہے۔

(ذخائر محمدیہ صفحہ ۵۷)

یہ تحریف ہے، ہیرا پھیری کی گئی ہے لفظ فطرۃ کو لفظ کفر سے بدل دیا گیا ہے اور ایسی ہیرا پھیری اور بددیانتی کرنا ایسے لوگوں کا وطیرہ بن گیا ہے۔

گزشتہ سال فقیر کے ہاتھ ایک کتاب آئی جس کا نام آسمانی جنت اور درباری جہنم ہے مصنف کا نام امیر حمزہ مدیر رسالہ الدعوۃ ہے اس کے صفحہ نمبر ۵۱ پر مصنف نے لکھا ہے میں پاکپتن بابا فرید کے دربار گیا تو دیکھا بابا فرید کے دروازے کے اوپر پتھر کی تختی پر لکھا ہے زبدۃ الانبیاء اور پھر اس لفظ کو لیکر خوب رگیدا ہے کہ زبدہ عربی زبان میں مکھن کو کہتے ہیں یعنی بابا فرید تمام نبیوں کا مکھن ہے اور یہ نبیوں کی توہین ہے۔

میں کہتا ہوں کہ کتاب کا مصنف بناء الفاسد علی الفاسد کا مرتکب ہوا ہے کہ پہلے جھوٹ بولا زہد کو زبدہ بنا دیا پھر اس پر توہین انبیاء کی غلط بنیاد کھڑی کر دی۔

الحاصل فقیر نے جب یہ پڑھا تو دل نے گواہی دی کہ یہ سراسر جھوٹ معلوم ہوتا ہے۔ دوسرے دن فقیر نے دو گاڑیاں لیں اور چھ احباب کے ساتھ پاکپتن شریف حاضر ہو گیا۔ شیخ المشائخ خواجہ فریدالدین گنج شکر قدس سرہٗ کے دربار پر حاضر ہو کر دیکھا تو وہاں لکھا ہوا تھا زہد الانبیاء فقیر نے ساتھیوں کو دکھایا کہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لو کتنا بڑا بہتان ہے کہاں زبدۃ الانبیاء اور کہاں زہد الانبیاء سب نے دیکھا اور دیکھ کر تصدیق کی کہ واقعی یہ لوگ ولیوں کے دشمن ہیں کتنا بڑا جھوٹ بولا ہے۔ یوں ہی جن کے دلوں میں حبیب خدا ﷺ کا بغض بھرا ہوا ہے وہ اگر کتاب چھاپتے وقت لفظ فطرۃ کو کفر سے بدل دیں تو کیا بعید ہے بس یہی کچھ ہوا جس کی علامہ مالکی نے تصدیق کر دی ہے کہ میں نے خود فقہ اکبر کا وہ قدیم نسخہ دیکھا ہے جو کہ عہد عباسی کا نسخہ ہے اس میں صاف صاف لکھا ہے: ووالدا رسول اللہ ﷺ ماتا علی الفطرۃ۔ یعنی رحمت دو عالم حبیب مکرم ﷺ کے والدین کریمین نے فطرۃ (اسلام) پر وصال فرمایا ہے لیکن یار لوگوں نے لفظ فطرۃ کو کفر سے بدل

کر اپنے خبث باطن کا مظاہرہ کیا ہے اور پھر یہ اتنی بڑی بے ادبی سیدنا امام اعظم قدس سرہٗ کے سر تھوپ دی ہے۔ اللہ تعالیٰ شریروں کے شر سے محفوظ رکھے۔

اللھم صل وسلم وبارک علی النبی الامی و علی آلہ و اصحابہ اجمعین.

﴿۳﴾

حضرت مصنف علوی مالکی زیدہ شرفہم نے فرمایا صحیح قول یہی ہے کہ سرکار ﷺ کے والدین کریمین اسلام پر تھے بڑے بڑے ائمہ کا یہی قول ہے۔ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس موضوع پر تین رسالے لکھے ہیں۔

(ذخائر محمدیہ صفحہ ۶۰)

﴿۴﴾

یہ واقعہ کہ حضور ﷺ کے والدین کو زندہ کیا گیا جمہور اور ثقہ علماء کے نزدیک صحیح ہے۔ (ذخائر محمدیہ صفحہ ۶۰)

﴿۵﴾

منکرین جتنی بھی روایات پیش کرتے ہیں وہ آحاد کا حکم رکھتی ہیں اور

آحاد قرآن پاک کے ارشاد وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا کا مقابلہ نہیں کرسکتیں۔

(ذخائر محمدیہ صفحہ ۶۳)

﴿۶﴾

منکرین جو روایات پیش کرتے ہیں وہ اس واقعہ سے پہلے کی ہیں جس میں اللہ تعالیٰ نے ان دونوں (والدین کریمین) کو دوبارہ زندہ کیا تھا تاکہ وہ دونوں آپ ﷺ پر ایمان لے آئیں۔

(ذخائر محمدیہ صفحہ ۶۳)

﴿۷﴾

حضور ﷺ کے والدین کا دوبارہ زندہ ہونا اور تفصیلی ایمان سے مشرف ہونا اس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں اور یہ جمہور کا قول ہے۔

(ذخائر محمدیہ صفحہ ۶۷)

﴿۸﴾

منکرین جو احادیث مبارکہ پیش کرتے ہیں ان احادیث مبارکہ میں بڑے بڑے اکابر علماء نے جرح کی ہے اور ثابت کیا ہے کہ یہ صحیح نہیں ہیں۔

(ذخائر محمدیہ صفحہ ۶۴)

﴿۹﴾

ملا علی قاری نے رجوع کے بعد شرح شفاء میں اس بات کی تصریح کردی ہے کہ حضور ﷺ کے والدین کریمین کے ایمان کا مسئلہ اجل علماء کے درمیان متفق علیہ ہے اور یہی جمہور اور ثقہ علما کا قول ہے۔

(ذخائر محمدیہ صفحہ ۶۴)

﴿۱۰﴾

علامہ سید محمود آلوسی صاحب تفسیر روح المعانی نے جن کا شمار ثقہ علماء میں ہوتا ہے انہوں نے وتقلبک فی الساجدین کے تحت لکھا ہے جو شخص رسول اکرم ﷺ کے والدین رضی اللہ عنہما کے خلاف باتیں کرتا ہے مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ اس کا اپنا ایمان چھن جائے اور وہ کافر ہو جائے۔ (تفسیر روح المعانی صفحہ ۱۳۸ جز نمبر ۱۹)

(ذخائر محمدیہ صفحہ ۶۵)

حسبنا اللّٰہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم وصلی اللّٰہ تعالی علی النبی الکریم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔



علامہ سید محمد امین کتبی رحمۃ اللہ علیہ نے رحمتِ کائنات ﷺ کے والدین کریمین کی مدح میں ایک قصیدہ لکھا ہے وہ کتاب ذخائر محمدیہ کے صفحہ ۶۷ پر درج ہے اس کے چند اشعار پیش خدمت ہیں۔

آمنتما برسول الله معجزة

وانتما الآن فی فردوس جنات

اے ہمارے آقا ﷺ کے والدین کریمین تم دونوں اپنے لختِ جگر اللہ تعالیٰ کے رسول پر ایمان لائے معجزے کے طور پر اور تم دونوں اب جنت الفردوس میں جاگزیں ہو۔

وقال ان نجاة والدين غدت

حقا بتحقيق سادات واثبات

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: بے شک سرکار ﷺ کے والدین کا جنتی ہونا حق ہوگیا ہے بڑے بڑے محققین اور اکابر اور ثقہ علماء کی تحقیق سے۔

وذاک معتقدی حقا ومستندی

مدعما باحادیث وآیات

یہ میرا پختہ اور حق عقیدہ ہے جو کہ احادیث مبارکہ اور آیات قرآنیہ سے موید ہے۔

والمصطفٰی مع برالوالدین لهٗ
اعلی المناصب فی کل مقامات

مصطفٰی کریم ﷺ اپنے نیکوکار والدین کے ساتھ بڑے اونچے اونچے مقامات اور منصبوں پر ہیں۔

اللھم صل وسلم وبارک علی خیر البریہ سید العٰلمین وعلیٰ آبائہ الکرام وآلہٖ واصحابہ العظام الی یوم القرار.

اے میرے عزیز اے میرے مسلمان بھائی میں نے مندرجہ بالا مضمون خیر خواہی کے طور پر لکھا ہے۔ غور سے پڑھ تا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تو بے ادبی گستاخی کرنے والوں کی لفاظیوں اور بناوٹی باتوں سے متاثر ہو کر لعنت اور دوزخ کا حقدار بن جائے کیونکہ قرآن پاک میں صاف صاف فرمادیا:

ان الذین یوذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والآخرۃ واعدلھم عذابا مھینا. (قرآن مجید)

نیز اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید فرقان حمید میں فرمایا:

والذین یوذون رسول اللہ لھم عذاب الیم.

اور ظاہر ہے کہ رحمت کائنات حبیب خدا سید انبیاء ﷺ کے والد ماجد یا والدہ ماجدہ کو معاذ اللہ کافر یا دوزخی کہنے سے یقیناً یقیناً ان کو ایذا (دکھ) پہنچتا ہے۔

اے میرے عزیز یہ تو بڑی بات ہے رحمۃ للعالمین ﷺ کا مقام اتنا بلند اور اونچا ہے کہ رب تعالیٰ نے یہاں تک فرما دیا

اے میرے حبیب ہم نے آپ کے ذکر کو اپنا ذکر قرار دے دیا ہے لہٰذا جس نے تیرا ذکر کیا اس نے میرا ذکر کر لیا لیکن جو میرا ذکر تو کرے لیکن تیرا ذکر نہ کرے اس کیلئے جنت میں سے کچھ حصہ نہیں۔

(تفسیر در منثور سورہ کوثر)

مقام غور ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ کا ذکر نہ کرے وہ تو جنت نہ جا سکے تو جو شخص اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ کو ایذا (دکھ) دے وہ کیسے جنت جا سکتا ہے۔

اے میرے مسلمان بھائی ابھی وقت ہے بے ادبی کی باتوں سے توبہ کر لے ورنہ جب موت کا فرشتہ آ گیا پھر ہاتھ ملنے سے کچھ فائدہ نہیں ہوگا۔

(دعا)

اے میرے رب کریم ہمیں ادب کی توفیق عطا کر اور ہمیں بے ادبی سے بچا تو ہی ہماری دعاؤں کا سننے والا ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ سید العالمین اکرم الاولین والآخرین وعلیٰ آلہٖ واصحابہ اجمعین۔

محتاج دعاء

فقیر ابوسعید غفرلہٗ محمد پورہ فیصل آباد

۱۷ ذوالحجہ ۱۴۱۹ھ، ۹۹-۴-۵